بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ شہادت - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح ۹½ بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ لیکن ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نزلہ اور سردرد کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ـــ سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ کے جوڑوں کے درد میں پہلے سے کمی ہے۔ پوری صحت کے لئے دعا کی جائے ـــ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا ٹمپریچر کل ۹۸ تھا۔ صحت کیلئے دعا کی جائے۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو بخار ہوگیا۔ دعائے صحت کی جائے ـــ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ لیکن اب اسہال کی سخت تکلیف بھی ہوگئی ہے۔ کمزوری بڑھ ...

جلد ۳۲ | ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۶ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۰۰

روزنامہ الفضل قادیان ـــ ۶ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

"زمیندار" اسلام کو بدنام کرنیوالے فتنہ پردازوں کی حمایت میں

(۱)

ہندوستان بھر کے ہندو مسلمان اخبارات میں سے یہ شرف صرف لاہور کے اخبار "زمیندار" کو ہی حاصل ہوا۔ کہ دہلی میں جن لوگوں نے جماعت احمدیہ کے جلسہ کو درہم برہم کرنے کے لئے فتنہ و فساد کیا۔ اور اسلام کے نام سے خلاف تہذیب و شرافت حرکات کے مرتکب ہو کر اسلام کو بدنام کرنے کے موجب بنے۔ ان کی تائید و حمایت کرے۔ پھر گالیوں اور بدزبانیوں کی بوچھاڑ کرتا ہوا اس بے جا حمایت اور تائید پر اصرار بھی کرے۔ جبکہ نہ صرف "الفضل" نے اس پر اس کی لغویت کا اظہار کر دیا۔ بلکہ ایک غیر متعلق اور غیر مسلم معاصر "پربھات" (۱۲ اپریل) نے بھی لکھدیا۔ کہ "ہماری سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ کہ اس فقرہ پر (جسے "زمیندار" وجہ اشتعال قرار دے کر مفسدوں کی حمایت میں اپنے صفحات سیاہ کر رہا ہے) مشتعل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ آزادی کا زمانہ ہے۔ ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں مذہب کو وہ صحیح شکل میں عوام کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔"

لیکن جب غرض و غایت ہی مخالفت کرنا اور خواہ مخواہ شور مچانا ہو۔ تو کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ "زمیندار" جماعت احمدیہ کے خلاف جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے سے کیونکر باز رہ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے مسلسل تین پرچوں میں "الفضل کا دجل" کے شریفانہ عنوان سے ان گالیوں اور بدزبانیوں کا چربہ اتارنے کی کوشش کی ہے۔ جو "زمیندار" کیلئے مخصوص ہیں۔ مگر اب بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

اس قسم کی دشنام طرازی کے ریلے میں "زمیندار" اپنی پہلی بات کی تائید میں لکھتا ہے:-

"خلیفہ صاحب نے جب اپنے عقائد باطلہ کا اظہار کیا۔ تو صحیح خیال مسلمانوں کا مضطرب ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ کوئی مومن گوارا نہیں کرسکتا۔ کہ اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ پیش کیا جائے۔"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ صحیح خیال مسلمان ہیں کہاں؟ کیا ایک فرقہ کے مسلمان دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتوے نہیں دے چکے۔ اور انہیں خارج از اسلام نہیں سمجھتے؟ اگر سمجھتے ہیں اور یقیناً سمجھتے ہیں۔ (زمیندار کو انکار ہو۔ تو ہم چیلنج دیتے ہیں کہ وہ کسی ایک ہی فرقہ کا نام لے جس کے اسلام سے خارج ہونے اور جس کے عقائد کے الحاد اور زندقہ ہونے کا فتویٰ نہ دیا جا چکا ہو) تو ایسے لوگوں کو کیا حق پہنچتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ کو درہم برہم کرنے کے لئے شرمناک اور خلاف انسانیت حرکات کے مرتکب ہوں۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ ابھی جلسہ کا افتتاح ہی ہو رہا تھا۔ اور قرآن کریم کی تلاوت کی جا رہی تھی۔ اگر "زمیندار" کا یہ ادعا درست ہے۔ کہ "کوئی مومن یہ گوارا نہیں کرسکتا۔ کہ اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ پیش کیا جائے"۔ تو ان لوگوں کو چاہیئے تھا۔ کہ پہلے آپس میں دست و گریباں ہوتے۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کے نزدیک اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ پیش کرتے ہیں۔ اور جب تک سب کے سب کسی ایک فرقہ کے عقائد پر متفق نہ ہو جاتے۔ اس وقت تک جماعت احمدیہ کے جلسہ کی طرف رخ نہ کرتے۔ لیکن کیا تماشہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کو کافر سمجھنے والے۔ ایک دوسرے کو خارج از اسلام قرار دینے والے، ایک دوسرے کے عقائد کو الحاد و زندقہ قرار دینے والے اکٹھے ہو کر جماعت احمدیہ کا جلسہ درہم برہم کرنے کے لئے اٹھ دوڑتے ہیں۔ بغیر کوئی بات سنے فتنہ و فساد شروع کر دیتے ہیں۔ اور "زمیندار" ان کی حمایت کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا۔ اور انہیں پکے "مومن" اور "صحیح خیال مسلمان" قرار دے کر یہ فتویٰ صادر کر دیتا ہے۔ کہ ان کا "مضطرب ہونا لازمی تھا"۔ یعنے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت برپا کرنے کا انہیں حق حاصل تھا حالانکہ اس قسم کے مختلف العقائد لوگوں کا جماعت احمدیہ کے خلاف متحد ہو کر فتنہ پردازی پر اتر آنا الکفر ملۃ واحدۃ کی صداقت کا نظارہ پیش کر کے جماعت احمدیہ کے حق پر ہونے کا ثبوت مہیا کر رہا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ "زمیندار" کے سوا احمدیت کے کسی بڑے سے بڑے مخالف نے بھی اس شرارت میں ان لوگوں کا ساتھ نہیں دیا۔ اور نہ ان کی حمایت کی ہے۔ "زمیندار" بھی اگر عقل و سمجھ سے کام لیتا۔ اور احمدیت کی مخالفت میں خود فراموشی کی حالت تک نہ پہنچا ہوتا۔ تو وہ بھی یہ راہ اختیار نہ کرتا۔

اگرچہ "زمیندار" کا یہ بیان قطعاً نادرست ہے۔ کہ "جب خلیفہ قادیان نے کہا۔ کہ میں قیام امن اور اسلام پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ تو حاضرین مشتعل ہو گئے"۔ کیونکہ فتنہ پردازوں نے تو جلسہ کے شروع میں ہی تلاوت قرآن کریم کے وقت شور و شر برپا کر دیا تھا۔ تاہم ان الفاظ میں کسی عقیدہ کا تو کوئی ذکر نہیں۔ پھر یہ کہنے کے کیا معنے ہیں کہ "خلیفہ صاحب نے جب اپنے عقائد باطلہ کا اظہار کیا۔ تو صحیح خیال مسلمانوں کا مضطرب ہونا لازمی تھا"۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ محض فتنہ پردازی کی نیت سے آئے تھے اور اس کے مرتکب ہوئے۔ ان کی خاطر "زمیندار" کو غلط بیانی سے کیا دریغ ہوسکتا ہے۔ جبکہ ان کی حمایت کا فرض ادا کر رہا ہے۔

"زمیندار" نے اس بات پر بڑے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے کہ "الفضل" نے اس کا اقتباس درج کرتے ہوئے یہ فقرہ حذف کر دیا۔ کہ "وہ شخص اپنے آپ کو اسلام پھیلانے والا کیونکر کہہ سکتا ہے۔ جس کا ایمان یہ ہو۔ کہ متقی سے متقی اور صالح سے صالح مسلمان بھی جب تک

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کو ضروری اطلاع

خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والے احباب انٹرویو کے لئے قادیان آنے کی خاطر بالکل تیار رہیں۔ جن کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے۔ وہ فوراً ہی تشریف لے آئیں۔ انشاء اللہ ان کو جلد ہی بلایا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مرزا غلام احمد کی نبوت کا ذب پر ایمان نہ لائے۔ مسلمان ہی نہیں"! حالانکہ یہ فقرہ طوالت سے بچنے کے لئے حذف کیا گیا تھا۔ اور اگر یہ جرم ہے۔ تو خود "زمیندار" نے ایسے بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔ اس نے اپنے ۲۵ اپریل کے پرچہ میں "الفضل" کا جو اقتباس پیش کیا۔ اس کا سیاق و سباق حذف کر دیا۔ حتیٰ کہ اپنے اقتباس کا یہ فقرہ بھی حذف کر دیا۔ کہ "اس اشتعال نے فساد کی صورت اختیار کر لی" حالانکہ یہ اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ خود "زمیندار" نے شور و شر کرنے والوں کو فساد کا مرتکب قرار دیا۔

"زمیندار" کا مذکورہ بالا فقرہ جسے ہم نے حذف کیا تھا لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے بالکل غلط اور نادرست ہے۔ کوئی متقی اور صالح انسان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جسے خدا تعالےٰ کے کسی مامور کی دعوت پہونچے۔ اور وہ انکار کر دے۔ انکار کرنے والے اور پھر فتنہ و شرارت پر اتر آنے والے وہی لوگ ہُوا کرتے ہیں جو فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً کے مصداق ہوتے ہیں۔ کیا ہم "زمیندار" سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ حمایت اسلام کا یہ ولولہ اور یہ جوش اس میں کب سے پیدا ہُوا۔ کہ وہ خواہ مخواہ کے اعتراض گھڑ کے دوسروں کے مونہہ آ رہا ہے۔ وہ اس وقت کہاں تھا۔ جب تھوڑے ہی دن ہوئے ہندو مسلمان اخبارات نے یہ لکھا تھا۔ کہ زمیندار کے "مدیر مسئول" نے اپنے باپ مولوی ظفر علی صاحب کے خلاف اس لئے دعوےٰ دائر کر رکھا ہے۔ کہ انہوں نے شریعت اسلامیہ کے رو سے ورثہ کی تقسیم کی۔ اس بارے میں صرف معاصر "مدینہ" (۲۸ مارچ) کی چند سطور ملاحظہ ہوں۔

"مولانا ظفر علی خان آف زمیندار کے صاحبزادے مولانا اختر علی خان کی نسبت ہم نے لکھا تھا۔ کہ انہوں نے اپنے بوڑھے باپ کے خلاف وراثت کے سلسلہ میں ایک دعوےٰ دائر کیا ہے۔ اب اس سلسلہ میں جو مزید معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ وہ بہت دلچسپ ہیں۔ یعنی فرزند دلبند نے جو درخواست سب جج وزیر آباد کے اجلاس پر پیش کی ہے۔ اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ جائداد کی جو تقسیم شریعت اسلامیہ کی رو سے کی گئی ہے۔ اسے منسوخ کر کے قدیم غیر اسلامی اصول کے مطابق تقسیم کی جائے۔ . . . . . یہ صاحبزادے جو خود مولانا کہلاتے ہیں۔ اپنی درخواست میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ فریقین قوم راجپوت سے ہیں۔ اور معاملات وراثت میں عام رواج زمینداره کے پابند ہیں۔ لیکن ظفر علی خان وغیرہ نے باہم سازش کر کے ان کے حقوق وراثت کو نقصان پہنچایا ہے۔ یعنی غیر اسلامی تقسیم کی بجائے اسلامی تقسیم کے ذریعہ انہیں روپے میں تقریباً دو پیسے کم دیئے ہیں۔ اس پر ایک ہندو معاصر نے لکھا ہے مولانا اختر علی کو شرع محمدی کے ماننے سے انکار ہے۔ انہوں نے عدالت میں انصاف کے لئے درخواست گزرانی ہے حالانکہ مولانا اختر علی خان خود کو مسلمانوں کا لیڈر کہتے ہیں۔" لیکن بے چارے اختر علی خان کو کیا خبر تھی۔ کہ مسلمانوں کے لیڈر بننے کے نتیجہ میں روپے میں سے ادھنا ہاتھ سے دینا پڑے گا"

اس معاملہ کے اخبارات میں آنے اور کئی دن تک اس کا چرچا رہنے پر "زمیندار" نے کیوں خاموشی اختیار کئے رکھی اور آج تک ایک لفظ بھی نہ لکھا۔ اگر یہ واقعہ غلط تھا تو کیوں اس کی تردید نہ کی گئی۔ اور اگر درست ہے تو بتایا جائے۔ کہ شریعت اسلامیہ کے کسی حکم کو انگریزی عدالت کے ذریعہ منسوخ کرانے کی کوشش کرنے والا جس اخبار کا مدیر مسئول ہو اسے اسلام سے کیا تعلق اور کیا واسطہ۔ وہ اگر اسلام کی ہمدردی کا دعوےٰ کرے۔ اور اس کی حمایت کا دم بھرے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اسلام کا نقاب اوڑھ کر اپنے جرائم پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ جن سے اس کے متوسلین ملوث ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

کے لئے ڈیڑھ لاکھ کی تحریک کے متعلق اس وقت تک ۳۰۵۹۰ روپیہ کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ جس میں سے ۱۱۵۷ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ احباب بہت جلد اپنے وعدے اور روپیہ بھیجکر بقیہ کمی کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) عبدالرحمن صاحب اوکاڑہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۲) محمد شریف صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) لفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب انبالوی محاذ جنگ پر زخمی ہو گئے ہیں۔ (۴) دہلی میں جن اصحاب کو چوٹیں آئیں۔ ان میں چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ بھی ہیں۔ انہیں آنکھ کے قریب چوٹ آئی ہے۔ اگرچہ پہلے سے افاقہ ہے لیکن خطرناک ضرور ہے (۵) چوہدری شاہ نواز صاحب ایڈووکیٹ کی اہلیہ صاحبہ آگرہ میں بیمار ہیں (۶) مسعود احمد صاحب رشید ایگزیکٹو انجینئر شجاع آباد ملتان خود اور ان کی اہلیہ اور بچے بیمار رہتے ہیں (۷) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان کا چھوٹا بچہ بیمار ہے (۸) محمد یعقوب صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ موگا کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ (۹) سیٹھ پیارے لال صاحب صراف قادیان کا لڑکا گزشتہ چند کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مندرجہ ذیل اصحاب مختلف امتحان دے رہے ہیں۔ اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۱) عبدالجبار صاحب اختر مغل پورہ (۲) جمیل احمد صاحب رشید ملتان (۳) سید مبارک احمد صاحب قادیان (۴) مرزا عنایت اللہ صاحب قادیان (۵) احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب "الفضل" قادیان

ولادت:۔ مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل قصور کے ہاں ۱۷ اپریل ۱۹۴۴ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولودہ کا نام بشرےٰ راحت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے اہم کوائف

مقاصد:۔ سلسلہ کے لئے علماء اور مبلغین تیار کرنا

معیار داخلہ:۔ اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہونا

نصاب:۔ چار سالہ جس میں قرآن مجید احادیث نبوی کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فقہ۔ ادب عربی بلاغت کے علاوہ ایف اے تک انگریزی کورس شامل ہے۔

فیس:۔ کچھ نہیں

طلباء کی رہائش کے لئے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں انتظام ہے۔ اخلاقی و تعلیمی نگرانی کے لئے سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ ٹیوٹر ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں داخلہ کے لئے اپنے بچوں کو فوراً بھیجیں بھیجئے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

امتحان اطفال ۲۶ مئی

اطفال احمدیہ کا اس سال کا پہلا امتحان جس کے لئے شمائل احمدؐ کا نصف اول بطور نصاب مقرر ہے بعض وجوہ کے باعث بجائے ۵ مئی کے ۲۶ مئی کو منعقد ہو گا۔ تمام اطفال اس امتحان میں شریک ہوں شمائل احمد ۱۰ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کریں:

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں خدا کے فضل سے احمدیت کی غیر معمولی کامیابیاں

مبلغ اسلام مولوی نذیر احمد صاحب کی نہایت خوشکن اور توجہ طلب رپورٹ

احمدیہ سکولوں کی ترقی

گذشتہ رپورٹ باوماہوں کی بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴ فتح کو ارسال خدمت کی تھی۔ خاکسار مورخہ ۹ سے ۲۲ جنوری تک باوماہوں میں رہا۔ اور روزانہ احمدیہ سکول کے اساتذہ کو کام کے متعلق ہدایات دیتا رہا۔ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن اور سینئر ایجوکیشن افسر نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اگر سکول کا کام تسلی بخش ثابت ہوا۔ تو ۱۹۴۵ء میں گورنمنٹ گرانٹ دی جائے گی۔ اس سے پہلے احمدیہ سکول روکوپر کے لئے ۲۴ پونڈ سالانہ گرانٹ منظور ہو چکی ہے فالحمد للہ رب العالمین

احمدیہ سکول باوماہوں کے لئے ایک نیا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سکول کو بھی گرانٹ عطا فرمائے۔ تاکہ سلسلہ کے اموال تبلیغ کے لئے یا اور سکول کھولنے کے لئے میسر ہو سکیں۔ آجکل چونکہ باوماہوں میں سونے کی کان پر کام بند ہے۔ اس لئے بہت سے احمدی یہاں سے چلے گئے ہیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ سکول میں طلباء کی تعداد کم ہو جائے۔ لہٰذا مزید طلباء حاصل کرنے کی غرض سے سکول کے جملہ طلباء اور اساتذہ کو مونگیری میں

ایک چیف جس نے ایک سکول کھولنے پر احمدیوں پر جرمانہ کیا تھا۔ اب اپنے تین لڑکے احمدیہ سکول میں داخل کرائے۔

جہاں اس ریاست کا پیرامونٹ چیف اور اس کے اہلکار رہتے ہیں۔ ایک دن کے لئے بھیجا۔ اور ریاست کے رؤسا اور دیگر لوگوں کو سکول کا کام دکھلایا۔ چیف عبد الرحمن جس نے ۱۹۴۰ء میں ہماری جماعت کو یہ سکول کھولنے پر ۴ پونڈ جرمانہ کیا تھا اپنے تین لڑکے سکول کے لئے دیئے۔ اور ایک پونڈ چندہ دیا۔ اس کے علاوہ بھی دو پونڈ کے قریب چندہ طار بو سے بھی دو طلباء اس سکول کے لئے حاصل کئے گئے۔ عنقریب سکول کا گرانٹ کے لئے معائنہ ہوگا۔

ریاست لونیاں کے چیف کے ہاں

۲۲ کو خاکسار بذریعہ لاری باوماہوں سے بو پہنچا۔ راستہ میں لاری کے خراب ہو جانے پر ریاست لونیاں کے قائمقام پیرامونٹ چیف کے ہاں جانا پڑا جو نہایت عزت سے پیش آیا۔

ایک سال میں خدا تعالیٰ کے انعامات کی بارش

۱۹۴۳ء کے آخر پر جب سیرالیون مشن کے حالات کا جائزہ لیا گیا۔ تو [illegible] کے ہزارہا فضلوں اور انعامات کی بارش نظر آئی۔ اس سال بفضلہ تعالیٰ ہم نے چار سو پونڈ جمع کر کے ماگبوراکا اور بو جیسے بڑے بڑے شہروں

ایک سال میں چار سو پونڈ جمع کر کے ماگبوراکا اور بو جیسے بڑے بڑے شہروں میں احمدیہ دار التبلیغ۔ مساجد اور سکولوں کی عمارات کی تکمیل کی یا تعمیر شروع کی۔ تین ریاستوں میں جہاں احمدیوں پر انتہائی تشدد کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا سے مذہبی آزادی حاصل ہو گئی۔

میں احمدیہ دار التبلیغ اور مساجد اور سکولوں کی عمارتیں مکمل کیں یا نئی شروع کیں۔ باوجود عیسائی پادریوں اور خود پیرامونٹ چیف کی شدید مخالفت کے ہم بو میں اپنی عمارتوں کے لئے زمین حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تین پیرامونٹ چیفوں نے اپنی ریاستوں میں احمدیوں کو نماز باجماعت پڑھنے سے منع کر رکھا تھا۔ اور ۱۶ پونڈ کے قریب ہمارے احباب کو جرمانے ادا کرنے پڑے۔ اور بعض کو رمضان کے دنوں میں قید کیا گیا۔ بعض کو سارا سارا دن دھوپ میں بٹھائے رکھا۔ اس پر میں نے اغا کے مہینہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے تار دی۔ اب بفضلہ تعالیٰ تینوں ریاستوں میں احمدیوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ اور ڈویژنل کمشنر اور ڈسٹرکٹ کمشنروں کے حکم کے ماتحت ۱۲ پونڈ کے قریب جرمانہ کی رقم احمدیوں کو واپس مل گئی ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ علاوہ ازیں سال رواں میں اس ملک کا پہلا احمدیہ سکول گورنمنٹ گرانٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

ایک شامی تاجر

ایک شامی تاجر نے جن کا نام السید امین خلیل ہے۔ مبلغ ۵۰ پونڈ بطور زکوٰۃ ادا کئے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ تجارت سے ریٹائر ہو کر بجائے شام کے قادیان کو اپنا مسکن بنائیں۔ اور اس غرض کے لئے مبلغ پانچ سو پونڈ خرچ کر کے آپ قادیان میں مکان بنانا چاہتے ہیں۔

ایک شامی تاجر کا قادیان آنے اور مکان بنانے کا ارادہ

اس سے پیشتر آپ ۳۰ پونڈ کے قریب چندہ دے چکے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء وھداہ الی الحق۔ ان حالات پر غور کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہم نے حضرت امیر المومنین کے حضور ۱۲۴ الفاظ کا بحری تار ارسال کیا۔ تاکہ حضور اور جملہ احمدی احباب دار التبلیغ سیرالیون کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

ایک اور مقامی مبلغ کا تقرر

مورخہ ۲۵ فتح کو خاکسار بو سے بذریعہ لاری بانڈاجوما صووا پہنچا۔ تین روز قیام کر کے جماعت کی تربیت میں مشغول رہا۔ شریف عباسی دیفان نے یکم محرم سے ۲ پونڈ ماہوار پر بطور مبلغ کام کرنا منظور فرمایا ہے۔ آپ ایک ماہ تبلیغی دورہ کریں گے۔ اور ایک ماہ اپنے عربی سکول کی نگرانی۔ اور جس مہینہ میں تبلیغی دورہ پر ہوں۔ اس کی تنخواہ ہمارے ذمہ ہو گی۔ آپ کے سکول سے میں نے دو عربک ٹیچروں کو ایک ایک پاؤنڈ ماہوار تنخواہ پر لیا ہے۔ ایک کو موضع باڈو ضلع کینیما میں مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے کو ماگبوراکا میں۔ اللہ تعالیٰ محبت اور اخلاص سے کام کرنے کی توفیق دے۔

طلباء کی تعلیم اور خوراک کا انتظام

۲۸ کو خاکسار بانڈاجوما سے پیدل کورے بندو پہنچا جو ۱۰ میل کا فاصلہ ہے۔ کورے بندو ایک مشہور قصبہ ہے یہاں سے پختہ سڑکیں مختلف علاقوں کو جاتی ہیں۔ یہاں صرف ۱۳ احمدی ہیں۔ لیکن اب امام مسجد نے بھی جو ریاست کا چیف کلرک یا سیکرٹری بھی ہے احمدیت قبول کر لی ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ پیرامونٹ چیف نہ مخالف ہے نہ موافق۔ البتہ احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔ ۲۹ کو خاکسار کورے بندو سے بذریعہ لاری بو پہنچا۔ میں پہلے

ایک دینی کالج کا قیام اور طلباء کی تعلیم اور خوراک کا انتظام

عرض کر چکا ہوں کہ بو اس ملک کا فری ٹاؤن کے بعد دوسرا اہم ترین شہر ہے۔ اور ہم نے دار التبلیغ اور سکول کی عمارتوں کے لئے زمین حاصل کر کے عمارتیں شروع کی ہوئی ہیں۔ دار التبلیغ تو اب [illegible] تک مکمل ہو چکی ہے۔ [illegible] ابراہیم نامی افریقن مبلغ نے [illegible] سے نئے مکان میں رہائش اختیار کر لی ہے۔ آپ کے پاس ۵ نوجوان طلباء ہیں جنہیں آپ عربی کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن نصف وقت عمارتوں پر کام کرنے میں خرچ

طلباء کا خرچ خوراک ہمارے ذمہ ہے۔ لیکن ابھی ابھی میں نے ۳ پونڈ پر ایک کھیت (جو ہماری زمین میں شامل ہے) جس میں Cassava کساوا (جو شکر قندی کی طرح کی ایک سبزی ہے۔) بویا ہوا ہے۔ اور جو اس ملک میں بطور خوراک کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ خریدا ہے۔ کساوا ایک ایسی چیز ہے کہ جہاں سے اکھاڑا۔ وہیں نیا پودا بو دیا۔ اس طرح سال کے اخیر پر باوجود استعمال کرنے کے کھیت مکمل کا مکمل رہتا ہے۔ اس طرح تبلیغ کے مہینہ سے طلباء کی خوراک کا بوجھ ہم پر نہ ہوگا بلکہ وہ کھیت میں کام کریں گے۔ اور وہیں سے کھائیں گے۔ اس غرض کے لئے ہمارے پاس کافی زمین موجود ہے۔ لیکن یہ زمین جس پر ہم عمارتیں بنا رہے ہیں۔ شہر سے نصف میل کے فاصلہ پر ہے اس لئے مسجد کے لئے بالکل غیر موزوں ہے۔ ہم نے بار بار پیرامونٹ چیف سے شہر کے اندر تھوڑی سی زمین مسجد کے لئے طلب کی ہے۔ مگر وہ بوجہ عداوت اور پادریوں کے اثر کے ماتحت صاف انکار کر رہا ہے۔ آخری بار جب میں نے ملاقات کی۔ اور بہت کچھ کہا۔ تو کہنے لگا۔ کہ مطلوبہ زمین پر نشانات لگا دو۔ میں ریاست کے اہلکاروں سے مشورہ کر کے جواب دوں گا۔ سو ہم نے نشان لگا دئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کامیابی عطا کرے۔

شروع ۱۹۴۴ء سے بو کے دینی کالج میں ۵ احمدی طلباء اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل ہو رہے ہیں۔ ان کی استقامت اور تعلیمی ترقی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ ان میں سے ایک نے جو مسٹر ابراہیم بشیر تقی چیف کلرک ڈسٹرکٹ کمشنر کا بالا کا لڑکا ہے۔ گورنمنٹ سے وظیفہ بھی حاصل کیا ہے۔ مسٹر ابراہیم بشیر تقی بظاہر حالات سارے سیرالیون میں مخلص ترین اور قابل ترین احمدی معلوم ہوتے ہیں۔ آپ ریاست ماٹوٹو کا پیرامونٹ چیف بننے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس لئے کہ ان کی کامیابی احمدیت کی ترقی اور استحکام کا موجب بنے۔

احمدیہ سکول کھولنے کیلئے ایک چیف کی درخواست

مورخہ ۸ مارچ کو خاکسار بو سے بذریعہ ٹرین پنڈیمبو پہنچا۔ جو اس ملک میں ریلوے کا آخری سٹیشن ہے۔ یہاں سے فرنچ گنی اور لائبیریا کی حدود بہت قریب ہیں۔ پیرامونٹ چیف احمدیت کی طرف مائل ہے۔ آپ نے ۱ پونڈ چندہ دیا۔ اور بڑی لجاجت سے اپنی ریاست میں احمدیہ سکول کھولنے کی درخواست کی۔ لیکن ہمارے ہاں مناسب آدمیوں کی انتہائی قلت ہے۔ اگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں تحریک جدید کے چار اور مبلغ مل جائیں۔ تو اس ملک پر نہایت خوشگوار اثر پڑے۔ اور اگر آنے والے مبلغ سپاہیانہ زندگی اختیار کریں۔ جیسا کہ ہماری اپنی کوشش بھی ہے۔ تو تین پونڈ ماہوار میں گذارہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ کوئی زیادہ بوجھ نہیں۔ مثلاً اگر ایک مبلغ پنڈیمبو کے علاقہ میں مستقل طور پر قیام اختیار کرے۔ تو نہ صرف اسی علاقہ پر بلکہ فرنچ گنی اور اور لائبیریا پر بھی نہایت خوشگوار اثر پڑ سکتا ہے۔ پیرامونٹ چیف نے جو پہلے لیجسلیٹو کونسل کا ممبر رہ چکا ہے۔ ہر قسم کی مالی اور اخلاقی امداد کا وعدہ فرمایا۔

مزید مبلغین کی بے حد ضرورت ہے۔ کم از کم چار مبلغ اور ہونے ضروری ہیں۔ ایک مبلغ صرف تین پونڈ ماہوار میں گذارہ کر سکتا ہے

بی۔ اے۔ بی۔ ٹی احمدی خاتون کی ضرورت

پنڈیمبو میں میں نے مسلم رؤساء سے ملاقات کی۔ اور ان میں سے ایک کو اپنی نوجوان لڑکیاں کیتھولک بورڈنگ سکول سے نکالنے کی ترغیب دی۔ لڑکیاں جلد جلد عیسائی بن رہی ہیں۔ والدین کا مطالبہ ہے۔ کہ ان کی لڑکیاں ہم اپنے سکولوں میں داخل کریں۔ اور ان کے لئے بورڈنگ ہاؤس کا انتظام کریں۔ لیکن ہم فی الحال یہ ذمہ واری اٹھا نہیں سکتے۔ عیسائی پادریوں کا دعویٰ ہے کہ کوئی مسلمان لڑکی ان کے بورڈنگ ہاؤس میں آج تک داخل نہیں ہوئی۔ جسے عیسائی نہ بنا لیا گیا ہو۔ پادریوں کا مقولہ ہے۔ کہ ایک نوجوان لڑکی کو بپتسمہ دو۔ اور سارے خاندان کو عیسائی بنالو۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ ہندوستان میں کئی احمدی لڑکیوں نے بی اے بی۔ ٹی کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ کیا ہماری مبارک جماعت میں کوئی ایسا احمدی نہیں۔ جس کی لڑکی نے بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا ہوا ہو۔ اور وہ اس کی شادی تحریک جدید کے جو چار مبلغ یہاں آنے والے ہیں۔ ان مجاہدین احمدیت میں سے کسی ایک کے ساتھ کر دے۔ اگر آنے والے مبلغین میں سے کسی ایک کی بیوی بی۔ اے۔ بی ٹی پاس ہو۔ تو ہم یہاں گرلز بورڈنگ سکول بھی کھول سکتے ہیں۔ پنڈیمبو میں ایک عیسائی ٹیچر کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔

نوجوان مسلمان لڑکیوں کو عیسائیت کے پھندے سے بچانے کے لئے ان کے والدین کی احمدی مبلغ سے درخواست۔ اور احمدی مبلغ کی جماعت احمدیہ سے دردناک اپیل

جلد سے جلد عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی ضرورت

مورخہ ۹ مارچ کو خاکسار پنڈیمبو سے بذریعہ لاری بالاہوں پہنچا۔ یہ ایک نئی جماعت ہے۔ جو ایک سال سے شریف عباس دیفان احمدی کے ایک شاگرد کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہے۔ میں پہلی دفعہ اس علاقہ میں گیا۔ میں نے بالاہوں میں ۳ روز قیام کیا۔ اور جماعت کی تربیت میں مشغول رہا۔ اس علاقہ میں میتھوڈسٹ مشن کے پادری نہایت محنت سے چند ماہ میں لوگوں کو اپنی مادری زبان لکھنا پڑھنا سکھلا دیتے ہیں۔ اور اس طرح عیسائیت کو اس ملک میں مستحکم کر رہے ہیں۔ مجھے ان کے افریقن مبلغوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے اسلام قبول کرنے کے سوال پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک اور تعلیم یافتہ عیسائی نے اسلام قبول کرنے کا وعدہ کیا۔ اس ملک میں جس قدر دیر سے ہم عیسائیت کا مقابلہ شروع کریں گے۔ اُسی قدر زیادہ اسے مضبوط ہونے کا موقعہ دیں گے۔ اور اُسی قدر زیادہ مشکلات اپنے راستہ میں پیدا کرنے والے ہونگے۔ اس لئے ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور درخواست دی ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں ہی یہاں مبلغ ارسال فرمائے جائیں۔ کیونکہ سمندری رستہ پہلے کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہے۔ اور بصرہ، دمشق، مصر، سوڈان، نائیجیریا کے راستہ تو بہت کم خطرہ ہے۔ اس علاقہ کے عیسائی فی الحال برائے نام ہیں۔ اس لئے اگر فوراً کام شروع کر دیا جائے۔ تو ان کے جلد اسلام قبول کرنے کا امکان ہے۔

کیلاہوں میں تبلیغ

مورخہ ۱۲ کو خاکسار بالاہوں سے پیدل کیلاہوں پہنچا۔ یہاں ڈسٹرکٹ کمشنر اور پیرامونٹ چیف کا دفتر ہے۔ موجودہ پیرامونٹ چیف کے والد نے جو اس ملک کا امیر ترین چیف تھا۔ ہمیں یہاں آنے کی دعوت دے رکھی تھی مگر افسوس کہ ہم عدم فرصت کی وجہ سے نہ آسکے۔ اور وہ اس دار فانی سے چل بسا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک امیر ترین چیف اپنی ریاست میں احمدی مبلغین کو تبلیغ کے لئے بلاتا بلاتا فوت ہو گیا۔ مگر احمدی مبلغ دوسرے علاقوں میں بے حد مصروف ہونے کی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔ اب اس کے بیٹے کے پاس پہنچے جس نے ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا۔

میں نے موجودہ چیف سے ملاقات کے لئے وقت مقرر کر کے اسے تبلیغ کی۔ اور آپ نے ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا۔ کیلاہوں میں احمدیہ لٹریچر فروخت کیا اور میتھوڈسٹ مشن کے ٹیچروں کو تبلیغ کی۔ پیراماؤنٹ چیف کے مکان پر شام کا کھانا کھانے کے بعد اس کے مہمانوں کے سامنے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان کے سوالات کا جواب دیا۔ بعد میں اسی نوجوان کو علیحدگی میں تبلیغ کی۔ کیلاہوں۔ میں ایک سیاہ امریکن ڈاکٹر کول سے جو ڈاکٹر آف فلاسفی ہیں۔ ملاقات ہوئی۔ اور آپ کو سلسلہ عالیہ کا لٹریچر دیا گیا۔ مسلم علماء سے بھی ملاقات کی۔ میں نے ایک نوجوان الفا سینسی کو بالاہوں کے لئے ایک پونڈ ماہوار پر مبلغ مقرر کیا ہے۔ آپکی تنخواہ جماعت بالاہوں کے ذمہ ہو گی۔

۱۳ر کو خاکسار کیلاہوں سے پنڈیمبو پہنچا۔ پیراماؤنٹ چیف سے دوبارہ ملاقات کی۔ ۱۴ر کو بذریعہ ٹرین پنڈیمبو سے بو پہنچا۔ راستہ میں سیگبیما۔ موتوکوٹو ہوں۔ بوئے ہوں۔ ہانگا۔ بلاما کے احمدی احباب ملنے کے لئے سٹیشنوں پر تشریف لائے ایک مشہور قصبہ جس کا نام بادما ہے۔ وہاں کا امام مسجد مجھے ٹرین پر ملنے کے لئے آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں مولوی محمد صدیق صاحب کے ذریعہ احمدی ہوا تھا۔ اور ابھی تک احمدی ہوں۔ لیکن جبتک ہم دونوں میں سے ایک بادما نہ جائے۔ باقی مسلمان احمدی نہ ہونگے۔ ادھر مشکل یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف اور خاکسار کے لئے موجودہ جماعتوں کو سنبھالنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ کس طرح نئی جماعتیں قائم کی جائیں۔ نئی جماعتیں قائم کر کے اگر جلد جلد ان کے ہاں نہ جائیں۔ تو بہت سے لوگ مرتد ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ اس قابل نہیں کہ احمدی ہو جانے کے بعد انہیں ہی مدت تک تربیت کرنے کے بغیر چھوڑا جا سکے۔

مولوی محمد صدیق صاحب کی مساعی

برادرم مولوی محمد صدیق صاحب ماگبورکا میں احمدیہ سکول کی عمارت تعمیر کروا رہے ہیں۔ آپ کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں ماگبورکا کا احمدیہ مرکز بہت مضبوط ہو رہا ہے۔ بادماہوں اور ماٹوٹوکا کے احمدیہ سکولوں اور جماعتوں کی نگرانی بھی آپ کے ذمہ ہے۔

ایک اور چیف نے احمدیت قبول کر لی!

بو میں الفا ابراہیم ذکی افریقن مبلغ بڑی محنت اور جانفشانی سے دار التبلیغ کی عمارتیں مکمل کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بو میں دو تعلیمیافتہ عیسائیوں نے اسلام قبول کرنے کا وعدہ کیا۔ میں احباب کی خدمت میں خصوصیت سے بو کے شہر کے اندر احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ چیف سخت مخالفت کر رہا ہے۔ خاکسار بذریعہ ٹرین اور لاری مورخہ ۲۲ر کو بو سے بوجے بو پہنچا۔ یہاں کے پیراماؤنٹ چیف نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ آپ ۱۹۳۹ء سے زیر تبلیغ تھے۔ پہلے عیسائی تھے۔ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیراماؤنٹ چیف بنا دیا۔

> ایسی حالت میں جبکہ ایک بہت بڑے چیف سے احمدی مبلغین کا یہ مطالبہ تھا۔ کہ چار کے سوا باقی سب عورتوں کو جن کا رکھنا اسلام کے رو سے ناجائز ہے۔ علیحدہ کر دے۔ مگر دوسری طرف سے لوگ چن چن کر نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں اسے پیش کر رہے تھے۔ تاکہ وہ احمدیت میں داخل نہ ہو سکے۔ چیف نے احمدیت کی خاطر اتنی بڑی قربانی کی۔ کہ چار کے سوا سب عورتوں کو علیحدہ کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔

آپ ۱۹۳۹ء سے ہی نماز روزہ کے پابند تھے۔ لیکن ہمارا یہ مطالبہ تھا۔ کہ پہلے سوائے چار کے سب عورتوں کو علیحدہ کر دو۔ بعد میں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ کیونکہ اس ملک کے رواج کے مطابق چیف لوگ ۵۰ سے ۱۰۰ تک عورتوں سے بیک وقت شادی کرتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اس امتحان میں کامیاب کیا۔ اور سوائے چار کے سب عورتوں کو علیحدہ کر دیا۔ ہندوستان میں تو یہ بات ہنسی اور مذاق کا رنگ رکھتی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ چیف ناصرالدین کینیوا انگا منگا اس ملک کا پہلا پیراماؤنٹ چیف ہے کہ جس کے پاس صرف چار عورتیں ہوں۔ ہمارے مخالفین کو بخوبی علم تھا۔ کہ چار سے زیادہ عورتوں کی موجودگی میں ہم ہرگز چیف مذکور کا بیعت فارم قبول نہ کریں گے۔ اس لئے انہوں نے چن چن کر نوجوان لڑکیاں اسے پیش کیں۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح اسے احمدیت سے محروم رکھ سکیں۔ مگر بفضلہ تعالیٰ بالکل ناکام رہے۔ یہ شخص اس ملک کا پہلا پیراماؤنٹ چیف ہے جو حقیقی طور پر احمدیت پر فدا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اس چیف کے احمدی ہونے اور زائد عورتوں کو علیحدہ کرنے میں مولوی محمد صدیق صاحب کا بہت بڑا دخل ہے۔ آپ نے بڑے استقلال سے چیف کی مالی خدمات کی پروا نہ کرتے ہوئے کئی دفعہ اس کا بیعت فارم رد کر دیا۔ اور خود بوجے بو پہنچ کر اور خط و کتابت کے ذریعہ اسے نصیحت کرتے رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

ایک مبلغ کی فوری ضرورت

بفضلہ تعالیٰ بوجے بو میں احمدیت دن بدن مضبوط ہو رہی ہے۔ اگر ہم ایک ہندوستانی مبلغ کو اس ریاست کے لئے مخصوص کر سکیں۔ تو سینکڑوں لوگ احمدی ہو سکتے ہیں۔ چیف نے جو اعلیٰ تعلیمیافتہ ہے۔ احمدیت قبول کرتے وقت چار پونڈ چندہ دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

> صرف ایک ہندوستانی مبلغ کے مخصوص کر دینے پر ایک ریاست کے سینکڑوں لوگ احمدی ہو سکتے ہیں۔

عیسائیت کے مشہور مرکز میں

مورخہ ۲۴ر کو خاکسار بوجے بو سے بذریعہ لاری و ٹرین بو پہنچا۔ اور ۲۵ر کو بذریعہ ٹرین روتیفنک میں وارد ہوا۔ یہ قصبہ عیسائیت کا مشہور مرکز ہے۔ اگرچہ یہاں صرف آٹھ احمدی ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حکم ہے۔ کہ یہاں تبلیغ کو مضبوط کیا جائے۔ لیکن ہمارے پاس مبلغوں کی سخت کمی ہے۔ بہرحال ہم ایک سال سے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ یہاں کا پیراماؤنٹ چیف جو متعصب عیسائی ہے۔ یہاں احمدیہ مسجد بنانے کی اجازت دے۔ مگر اس نے تاحال اجازت نہیں دی۔ اب میں نے دوبارہ زمین کے حصول کے لئے جدوجہد شروع کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف روتیفنک میں احمدیہ مسجد عطا فرمائے۔ بلکہ اس عیسائی مرکز کو اہم اسلامی مرکز میں تبدیل کر دینے کی ہمیں توفیق دے۔

نومبائعین

موجودہ ڈاک میں پانچ اشخاص کی درخواست بیعت حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کر رہا ہوں۔

موجودہ حالات سے فائدہ اٹھانے کا موقع

بالآخر میں دوبارہ یہ امر واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ سیرالیون ایک غریب ملک ہے۔ اور رہائش اور خوراک کا خرچ بہت کم ہے۔ اس لئے تھوڑے سے تھوڑے خرچ پر ہم زیادہ ہندوستانی مبلغ اس ملک میں رکھ سکتے ہیں۔ ملک کے مخصوص حالات ایسے ہیں کہ احمدیت یہاں جلد سے جلد پھیل سکتی ہے۔ اگر ایک مولوی فاضل میٹرک پاس ملک کے کسی شہر یا قصبہ میں انگریزی عربی احمدیہ سکول کھول دے تو بخوبی اپنا گزارہ چلا سکتا ہے۔ ہمارا اصل مطالبہ بارہ مبلغوں کا ہے۔ یہ جو حضور نے چار مبلغوں کی منظوری دی ہے یہ ہماری پہلی قسط ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ہر ایک ڈویژن میں ہندوستانی مبلغ مقرر کیا جائے۔ اور بعد میں ہر ایک ضلع میں۔ بعض غیر احمدی احباب نے دو بڑے شہروں کے متعلق

جن میں اس ملک کا دارالحکومت بھی ہے۔ وعدہ کیا ہے کہ اگر ان کے شہروں میں احمدیہ سکول کھولے جائیں تو کم از کم ۵۰ پونڈ چندہ جمع کرنے کے ذمہ دار ہوں گے اور ایک نے تحریر بھی لکھ کر دی ہے کہ اگر ان کے شہر میں احمدیہ سکول کھولا جائے۔ تو ان کا اپنا چندہ پچاس پونڈ ہوگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس ملک میں سخت مخالفت بھی ہے لیکن بہت سے مسلم لیڈروں کی نظریں

> ایک مولوی فاضل میٹرک پاس ہندوستانی مبلغ کم از کم خرچ پر اچھا گزارہ کر سکتا اور تبلیغ احمدیت کا فرض ادا کر سکتا ہے۔ اس وقت مسلم لیڈروں کی نظریں احمدیت کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ اس ملک میں خلاء کی سی صورت ہے۔ موقع ہے کہ ہم جلد سے جلد موجودہ حالات سے فائدہ اٹھائیں

احمدیت کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ غیر مبائع مبلغ کو لوگوں نے اپنے خرچ پر منگوایا۔ مگر وہ ناکام واپس ہوا۔ اب دو سال سے ایک انگریز مسٹر Clayton (کلیٹن) نے جو اپنے آپ کو الحاج عبدالغنی کہتا ہے۔ ایک ہزار پونڈ کے قریب چندہ جمع کر کے عربک سکول کھولنے کی سکیم بنائی تا کہ احمدیہ اثر کا مقابلہ کرے۔ لیکن آخر کار فوجی محکمہ میں۔ جہاں وہ بطور انجنیر ملازم تھا۔ اس پر چوری اور غبن کے الزامات لگائے گئے۔ اور ہائی کورٹ سے اسے ۷ سال با مشقت قید کی سزا ملی۔ اس وقت ملک میں خلاء کی سی صورت ہے اور موقع ہے کہ ہم جلد از جلد موجودہ حالات سے فائدہ اٹھائیں بالآخر اس دارالتبلیغ کے لئے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ والسلام

خاکسار نذیر احمد علی عفی عنہ مبلغ انچارج سرالیون

دہلی کے جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں مبارک باد!

لیس للانسان الا ما سعٰی پر میرا ایمان ہے۔ مگر جو اس غلام کی مانند ہو۔ جو آقا کے حکم کے بغیر کہیں نہ جا سکے۔ وہ اگر کوشش بھی کرے کہ میں ایسے بابرکت جلسوں میں شامل ہو سکوں۔ تو یہی کرے گا۔ کہ اپنے آقا سے عرض کرے کہ مجھے اجازت دی جائے۔ آگے اجازت دینا نہ دینا آقا کا کام ہے۔ اس سے زیادہ غلام کی کوشش کا دائرہ وسعت ہی نہیں رکھتا۔ مل گئی اجازت تو الحمد للہ۔ نہ ملی تو الحمد للہ میں اپنی سعی کے دائرے میں بھاگا دوڑا چھوٹا مگر گوہر مراد حاصل نہ ہوا۔ جس کی [illegible] ہم والبستہ ہیں جس کے ہاتھ [illegible] جو حکم ہمارے لئے ایک [illegible] والا حکم ہے جس کی ذرا سی نافرمانی [illegible] ذرہ بھی اس کا ہے کہ اگر [illegible] ناراض ہوا تو خدا ناراض ہوا۔ اور وہ [illegible] ناخوش رہا [illegible] پاس گئے تو وہ منہ نہیں [illegible] ارشاد ہے کہ تم دیانت سے [illegible] اور اپنے افسروں کی اطاعت کرو۔ اس وجہ سے میں بے بس ہو گیا۔ اور اپنے سینہ پر صبر کا پتھر رکھ کر خاموش ہو گیا۔ مگر آج ۲۱ اپریل کو جب اخبار "الفضل" ملا اور اس کا آخری صفحہ پڑھا تو محسوس ہوا کہ کتنا بابرکت جلسہ تھا۔ کاش میں بھی دشمنوں کی بوچھاڑ میں ہوتا۔ کاش مجھے بھی پتھر لگتے۔ کاش مجھ پر بھی لاٹھیاں برستیں۔ کاش میں بھی گالیاں سنتا۔ اور وہ لذت جو میرے دوسرے بھائیوں نے حاصل کی میں اس سے محروم نہ رہتا۔ دل میں جذبات محبت بھڑک اٹھے۔ اور میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا یہ دعا مانگنے لگ گیا کہ الٰہی ہم کمزور ہیں۔ کیا ہم کمزور ہی رہیں گے۔ میں کچھ اور مانگنے لگا تھا۔ مگر محبت نے مانگنے سے روک دیا۔ اور میرا دل اور میری زبان یہ دعا مانگنے لگ گئی کہ اے میرے خدا! مجھے تیرے راستہ میں دشمن ماریں۔ میں پتھر کھاؤں۔ گالیاں کھاؤں۔ تو مجھے بھی توفیق اور موقع عطا فرما کہ میں تیرے راستہ میں تکالیف اٹھاؤں اور دکھ سہوں۔ تا وہ لذت جو دہلی کے جلسے میں شامل ہونے والوں نے حاصل کی۔ اسی طرح کی لذت مجھے بھی حاصل ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ جو مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شامل نہ ہو سکیں۔ انہیں ثواب ان کی نیت اور کوشش کے مطابق مل جاتا ہے۔ مگر ہم ثواب کے آرزومند نہیں بلکہ ہم تو وہ مزا چاہتے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں مار کھانے میں آتا ہے۔ گالیاں کھانے میں ملتا ہے۔ ثواب تو مل گیا مگر وہ لذت کہاں؟ یہ لذت جن بھائیوں اور بہنوں نے دہلی کے جلسہ میں لوٹی ہے۔ انہیں مبارک ہو۔

اے ہماری آنے والی نسلو! جب تمہارے سروں پر بادشاہی کے تاج رکھے جائیں گے۔ تم ان لذتوں کو ڈھونڈو گے مگر کہاں؟ بادشاہی میں وہ مزا نہیں ہوگا جو ان پتھر۔ اینٹیں اور گالیاں کھانے والوں نے لوٹ لیا۔

عبدالحمید از نوشہرہ صدر

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۲۷ منکہ محمد عیسیٰ ولد اختر علی صاحب قوم احمدی سلمان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۵ء ساکن بھاگلپور۔ حال کانپور بہ بیتی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ایک جائیداد غیر منقولہ ہے جس کا رقبہ ۲ کنال ۸ مرلہ ۲ سرسائی ہے۔ اور جو دارالانوار والی سڑک اور بہشتی والی سڑک کے کونے پر واقع ہے۔ اور جس کو میں نے چودھری فتح محمد صاحب سیال سے ۳۵۶۰/- روپے پر خریدا ہے۔ اس کے علاوہ نقد روپیہ ۵۰۰/- روپے جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بطور قرض حسنہ بچاس ہزار میرے نام سے جمع ہے۔ اس وقت میری تنخواہ ۱۲۵/- روپے ہے جو مجھے ماہوار ملتی ہے۔ ان سب کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جو جائیداد میری وفات پر اس کے علاوہ پائی جاوے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد محمد عیسیٰ گواہ شد عطاء محمد سب انچ کلرک گواہ شد:۔ محمد محسن ساکن حسینا پور مونگیر حال مقامی چمن گنج کانپور

۶۶۸۹ منکہ فضل عرف بھلا ولد الدین قوم ترکھان پیشہ زمینداری۔ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن فتحپور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے زمین نہری ۱۷ بیگھے قیمتی ۴۰۰۰ روپے ایک مکان خام قیمتی ۵۰۰/- مال مویشی ۱۶۰/- نقد ۴۰ روپے۔ کل جائیداد کی قیمت ۵۲۵۰/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ مبلغ ۵۲۵/- روپے بنتے ہیں۔ میں اس رقم کو عنقریب داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں گا۔ اگر میں ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جاؤں۔ تو یہ رقم میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس میں سے وضع کر لئے جاویں اس کے علاوہ میرا گزارہ زمینداری پر ہے۔ ہر ششماہی پر جو آمد غلہ ہوا کرے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ تا زندگی ادا کرتا رہوں گا۔

العبد۔ فضل عرف بھلا نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ اللہ دتہ احمدی برادر موصی گواہ شد:۔ ماسٹر سراج دین پریذیڈنٹ جماعت فتحپور۔ گواہ شد:۔ رحمت برادر موصی

۶۸۰۱ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ قاسم خان صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۲۱/۱۰/۱۹۰۵ء ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد ۲۳۲/- روپے حق مہر جو اپنی زندگی میں میرے خاوند نے دیا تھا۔ اور ۳۶۸/- روپے حیثیت اس جائیداد کی جو مجھے خاوند کے ترکہ سے موصول ہوئے ہیں۔ یہ کل رقم چار سو روپیہ بنتی ہے۔ جس کا ۱/۳ حصہ جو مبلغ ۱۳۳-۵-۳ بنتے ہیں کی وصیت کرتی ہوں۔ یہ رقم مذکورہ بالا یکمشت یا بالاقساط قبل از موت ادا کر دوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد باقی رہے تو میری جائیداد سے انجمن کا

اختیار ہوگا کہ وصول کرلیوے - اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی - اور اگر کوئی آمد مجھے اپنی زندگی میں ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ساتھ ساتھ ادا کرتی رہا کروں گی - لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کہ سند رہے

الامۃ :- نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی بیوہ قاسم خان گٹھالیاں -

گواہ شد :- نذیر حسین شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گٹھالیاں -

گواہ شد :- شیخ غلام رسول سیکرٹری انجمن احمدیہ گٹھالیاں -

۷۳۱۷ منکہ نفیس فاطمہ خانم زوجہ سرفراز علی صاحب قوم پٹھان عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قصبہ تلہر محلہ سید باڑہ ڈاکخانہ تلہر ضلع شاہجہان پور صوبہ یو-پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۴-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد جو کہ مجلہ مہر میرے خاوند نے خرید کردی ہے حسب ذیل ہے ایک قطعہ مکان پختہ یک منزلہ واقع سید باڑہ قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور ہے جس کی تخمینی قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ ہے جس میں تنہا مالک اور قابض ہوں - ایک عدد خین سلائی سنگر والی مع پائیدان وکور ہے - جس کی قیمت مبلغ دو سو پچاسی روپے ہے - ایک جوڑہ کڑے طلائی وزنی ایک تولہ و ایک جوڑہ پائل نقرئی وزن تخمیناً ۲۵ تولہ ہے جس کی قیمت یکجائی مبلغ ۱۲۵/- ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - چونکہ خدا کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب بقید حیات ہیں - ان کی طرف سے بھی ترکہ میں جس قدر مجھے ملے گا - اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - میرا دین مہر مبلغ پانچ ہزار کا تھا منجملہ اس کے مندرجہ بالا جائیداد میرے خاوند نے مجھکو خرید کردی ہیں - چونکہ میں اپنے خاوند سے بہت خوش ہوں لہذا بہ رضا و رغبت بلا جبر و اکراہ بقیہ حصہ مہر کو بحق خاوندم معاف کرتی ہوں - اللہ تعالیٰ قبول فرمائے -

الامۃ :- نفیس فاطمہ بقلم خود

گواہ شد :- سرفراز علی شوہر موصیہ

گواہ شد :- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال -

۷۲۸۶ منکہ سرفراز علی ولد نیاز علی صاحب قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن قصبہ تلہر محلہ سید باڑہ ڈاکخانہ تلہر ضلع شاہجہان پور صوبہ یو-پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۴-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد جو کہ خود پیدا کردہ ہے حسب ذیل ہے :-

نام موضع	نمبر کھاتہ کھیوٹ	رقبہ	مالک	قیمت
فتح پور بزرگ	۶۱	۸۱-۷	سرفراز علی موصی	۴۰۰
امن پور	۸	۹۹-۲	اتفاق اخوان	زررہن ۸۰۰
سہدوچی	۹۰	۵۱-۳	وغیرہ اخوان بقبضہ سرفراز علی موصی	

نوٹ اس کے علاوہ جزوی طور پر ایک نام ایک باغ قلمی اور بعض جگہ زمینداری کا قلیل رقبہ اپنے بھائیوں اور چچا کے درمیان مشترک ہے جو کہ بہت ہی کم ہے - قیمت تخمیناً ۲۵/- اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بحد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - عام طور پر مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میرا گزارہ ملازمت پر ہوتا رہا ہے - آجکل بیکار ہوں - اگر کوئی ملازمت حاصل ہو جائیگی تو تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا -

العبد :- سرفراز علی موصی بقلم خود

گواہ شد :- عبد اللہ احمدی

گواہ شد :- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال -

۷۳۳۷ منکہ حاکم خان ولد گھسیٹا قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن حنگولے ڈاکخانہ چونڈہ کے جیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت سات بیگہ اراضی زرعی بارانی ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۷۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اس وقت مبلغ ۱۷۰ روپیہ نقد ادا کرتا ہوں اس میں سے چندہ شرط اول اور مبلغ ۲/- اعلان وصیت اور محصول ڈاک سو روپے منہا کرکے باقی ۹۴ روپے بارہ آنے وصیت میں شمار کرکے براہ کرم وصیت کی منظوری دی جائے

العبد :- حاکم خان موصی نشان انگوٹھا

گواہ شد :- اللہ بخش سیکرٹری چونڈہ

گواہ شد :- چوہدری غلام محمد امیر جماعت احمدیہ پوہلہ مہاراں -

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۲۸ اپریل۔ امریکہ کے ۲۰۰ پادریوں اور مصنفین نے یورپ پر امریکی ہوائی حملوں کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اس پروٹسٹ سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بہت سے فوجی افسر جنگ کو جلد جیتنے کے لئے ہوائی حملے کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ مجھے اُن لوگوں سے اختلاف ہے۔ جو یورپ کے جرمن مقبوضہ ممالک پر بم باری کو نا شرمناک سمجھتے ہیں۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب اپنے ملازموں کو جنہیں پہلے بھی مہنگائی الاؤنس مل رہا ہے۔ مزید الاؤنس دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ سونا ۰۰-۶-۷۶
چاندی ۰-۰- ۱۳۹ پونڈ ۰-۱۲-۵۱

امرتسر ۲۸ اپریل۔ سونا ۰-۰-۷۹
چاندی ۰-۰-۱۳۹ پونڈ ۰-۱۲-۵۱

کٹک ۲۸ اپریل۔ گورنمنٹ اڑیسہ کی اطلاع کے مطابق چند دن ہوئے اور نائی غازی پور۔ ہنتاری اور شیر پور میں ایک زبردست سمندری طوفان آیا۔ جس سے ایک سو بستل خاندان بے گھر ہو گئے۔ بارہ اشخاص زخمی ہوئے۔ موت کی کوئی اطلاع نہیں۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ پولیس نے رسالہ "ادب لطیف" کے پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر کو ڈیفنس رولز کے ماتحت ایک مبینہ قابل اعتراض لیڈنگ آرٹیکل لکھنے کے الزام پر گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ تازہ ترین استصواب رائے سے ظاہر ہے۔ کہ اگر مسٹر چرچل کسی وجہ سے وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑ دیں۔ تو ان کے جانشین مسٹر ایڈن وزیر خارجہ ہوں گے۔ اس ضمن میں جو تازہ ترین استصواب رائے کیا گیا۔ اس میں ۵۵ فیصدی ووٹ مسٹر ایڈن کے حق میں پڑے۔ سر سٹیفورڈ کرپس کو صرف پانچ فیصدی ووٹ مل سکے۔

قاہرہ ۲۸ اپریل۔ ایم سوفو کلیز وینزیلوس کے ماتحت یونان کی حکومت بدھ کی رات کو مستعفی ہو گئی۔ بادشاہ نے یونان کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر جارج پاپنیڈریو کو نئی گورنمنٹ بنانے کا کام سپرد کیا ہے۔ نئے وزیر اعظم وزیر خارجہ خود ہی ہوگا۔ آج اُس نے حلف وفاداری لے لیا۔

ماسکو ۲۸ اپریل۔ چیکوسلوواکیہ کے لیڈر ڈاکٹر بینش سے روسی گورنمنٹ کا نیا معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رُو سے روس نے چیکوسلوواکیہ کی آزادی تسلیم کر لی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ملک کے لوگ جس قسم کی گورنمنٹ چاہیں بنا لیں۔ روس مداخلت نہیں کریگا۔

بمبئی ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی میں ایک نئی بندرگاہ بنائی جائے گی۔ بندرگاہ بنانے کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ اور ماہرین کی خدمات حاصل کر کے کام شروع کر دیا گیا ہے۔

جموں ۲۸ اپریل۔ اطلاع ہے۔ کہ مستقبل قریب میں سر تیج بہادر سپرو کو ریاست کشمیر کا آئینی مشیر مقرر کیا جا رہا ہے۔ ریاست کے متعلق تمام آئینی مشورے ان سے لئے جایا کریں گے۔

جموں ۲۸ اپریل۔ چیف منسٹر نے ایک حکم جاری کر کے تمام محکمہ جات کے افسروں کے نام ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ محکمہ میں فرقہ وارانہ ملازمتوں کا پتہ دیویں۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ آج ہوس آف کامنز میں گاندھی جی کی بیماری کے متعلق سوالات دریافت کئے گئے۔ مسٹر سورنسن نے کہا۔ کہ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ گاندھی جی کو رہا کر دیا جائے گا۔ مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ ان کی بیماری کا کوئی شدید سوال موجود نہیں۔

ڈبلن ۲۸ اپریل۔ آئرلینڈ کے خلاف یہ مزید قدم اٹھایا گیا ہے۔ کہ لزبن سے آئرلینڈ کو جانے والے جہازوں کے پرمٹ منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ یہ جہاز جنوبی امریکہ سے گندم۔ کاغذ اور دوسری اشیاء لاتے تھے۔

منٹگمری ۲۸ اپریل۔ پولیس نے چک نمبر ۱۲ سے ایک امام مسجد کو گرفتار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک دس سالہ لڑکی کو اس کی طلائی بالیاں اتار کر کنوئیں میں پھینک دیا۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈنمارک میں بغاوت شروع ہے۔ لوگوں نے ان سینماؤں پر حملے کئے۔ جن میں جرمن فلمیں چلتی تھیں۔ اب جرمنوں نے راجدھانی میں تمام سینما بند کر دیئے ہیں۔

کراچی ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے حروں کو دبانے کے لئے سخت اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سینگھڑ اور چند دیہات پر پچاس ہزار روپے تعزیری جرمانہ کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ کل سردار شوکت حیات خان کی برطرفی کے خلاف بطور احتجاج لاہور میں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ عام بازاروں کے علاوہ اکبری منڈی۔ میوہ منڈی۔ سبزی منڈی اور انارکلی میں سوائے چند دکانوں کے مکمل ہڑتال تھی۔ اسلامیہ کالج اور اسلامیہ سکولوں میں بھی ہڑتال رہی۔

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ ایک چھوٹا سا بچہ جو بالکل برہنہ جسم تھا۔ دہلی میں رائل ایئر فورس کے کیمپ کے قریب دیکھا گیا۔ ایک ہوا باز جو آسامی زبان سمجھ سکتا تھا۔ اُسے لڑکے نے بتایا۔ کہ اس کا نام گوردھن ہے۔ وہ آسام کے ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ ایک دن جاپانی بمباروں نے اس گاؤں پر بم برسائے۔ اس کا باپ بم باری میں مارا گیا۔ گوردھن خوف زدہ ہو کر جنگل میں بھاگ گیا۔ اور بھاگتے بھاگتے ایک ایسے میدان میں پہنچ گیا۔ جہاں بڑے بڑے چنگھاڑنے والے پرندے موجود تھے یہ ہوائی جہاز تھے۔ ایک ہوائی جہاز کا دروازہ کھلا تھا۔ لڑکا تھکا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اس دروازے میں داخل ہو کر اندر گیا اور سو گیا۔ اور کئی گھنٹے بعد یہ پرندہ پھر خشکی پر اتر پڑا۔ جب سب طرف خاموشی تھی۔ وہ لڑکا اس میں سے باہر نکل آیا۔ اور اپنے تئیں دہلی میں پایا۔

دہلی ۲۹ اپریل۔ آج جنوب مشرقی ہیڈ کوارٹر کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چودھویں فوج کے دستوں نے ٹینکوں کی مدد سے حملہ کر کے کوہیما میں کئی جاپانی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور کئی ایک کو برباد کر دیا ہے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے دُور تک پرواز کر کے دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں پر حملے کئے اور ۲۴ کشتیوں کو برباد کر دیا۔ انگریزی اور ہندوستانی ہوائی جہازوں نے امپھل اور کوہیما کی چوکیوں پر بم برسائے۔ دن کے وقت امریکی بمباروں نے ایک ریلوے لائن پر بم باری کی اور اسے چار جگہ نقصان پہنچایا۔ ان حملوں میں ہمارا کوئی جہاز لاپتہ نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ نیوگنی میں ہالینڈیا کے قریب امریکی فوجوں نے سب سے بڑے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۲۸ اپریل۔ کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے مفاد کے لئے لیبر ممبر ڈاکٹر امبیدکار کی صدارت میں دھن باد میں جلسہ ہوا۔ اور ایک مشاورتی کمیٹی بنائی گئی جو اور سب کمیٹیاں مقرر کرے گی۔ مشاورتی کمیٹی میں آٹھ سرکاری اور آٹھ غیر سرکاری ممبر ہوں گے۔ پانچ کوئلے کی کانوں میں کام کرنیوالے نمائندے لئے جائیں گے۔ ایک عورت کو بھی شامل کیا جائیگا۔

بمبئی ۲۸ اپریل۔ گورنمنٹ بمبئی نے اعلان کیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو اب بخار نہیں۔ لیکن پچھلے دنوں انہیں جو بخار آیا۔ اس کی وجہ سے ان کی عام حالت کمزور ہے۔ جس سے فکر پیدا ہو رہا ہے۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ پارلیمنٹری سیکرٹری غضنفر علی صاحب اور صوفی عبدالحمید صاحب نے بھی اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

پشاور ۲۸ اپریل۔ صوبہ سرحد کی مسلم لیگ نے آل انڈیا مسلم لیگ کو دعوت دی ہے کہ اس دفعہ سالانہ جلسہ پشاور میں کیا جائے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ رومانیہ کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاسی کے شمال میں روسی فوجیں کئی مقامات سے رومانیہ کے اندر گھس آئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ امریکہ کے وزیر جنگ نے ایک تقریر میں کہا کہ جرمن کسی خاص ضرورت کے لئے اپنے ہوائی دستوں کو محفوظ رکھ رہے ہیں۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ہوائی طاقت روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۸ اپریل۔ نیوگنی میں امریکی جہازوں نے ویواک کی چھاؤنی پر زور کا حملہ کیا۔ اور سالے جہاز جو زمین پر کھڑے تھے برباد کر دیئے۔